© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

''جو مر چکے، وہ نماز نہیں پڑھتے''

اسلامک مشنری پرائمری سکول میں پندرہ روزہ بزم ادب کا پیریڈ تھا اور عنوان تھا ''نماز''...... بچوں کو بزمِ ادب کی ہر تقریب سے پہلے بتا دیا جاتا اور چار سال سے دس سال تک عمر کے معصوم بچے بھرپور تیاری کر کے آتے۔ واضح بات ہے کہ ہفتہ دس دن میں بچے اپنے والدین اور اساتذہ سے متعلقہ عنوان پر معلومات حاصل کرتے رہتے۔ ہر پندرہ دن کے بعد ایک تقریب بچوں کو ہونہار اور مستعد رکھتی۔ بچے ہمیشہ اپنے ہمجولیوں سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے...... گھر میں بچے اپنے ماں باپ کو نماز اور تلاوت کرتے دیکھتے ہیں تو بلا مطالبہ ہی الٹے سیدھے سجدے کرنے لگتے ہیں۔ لڑکے سات سال کی عمر سے پہلے ہی باپ کی انگلی پکڑ کر مسجد جانے لگتے اور معصومانہ حرکتیں کر کے دیکھنے والوں کے دل موہ لیتے ہیں۔ اللہ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک پیغام میں اُمّت کو تاکید کی ہے کہ اپنے بچوں کو سات سال کی عمر سے ہی نماز کا حکم دو۔

آج کی تقریب میں عنوان تھا نماز، ایک بچے نے مکّی لہجے میں بہت خوبصورت لحن کے ساتھ سورۃ والتّین کی تلاوت کی، دوسرے بچے کو نعت رسول علیہ السلام پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ اُس نے نعت پڑھی اور محفل کو آبدیدہ کر دیا۔ نعت کا مطلع تھا

وہ کیسا سماں ہو گا، وہ کیسی گھڑی ہو گی جب میری نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہو گی

اب بچوں نے مذاکرے میں حصہ لینا شروع کیا۔ کسی نے چار منٹ تقریر کی، کسی نے دو منٹ مگر نہایت گرم جوشی اور محبت سے حصہ لیا۔ درجن بھر طلباء کی تقاریر کے بعد انچارج بزم طلباء جناب محمود قاسم خطاب کے لیے تشریف لائے۔ یوں تو وہ کے جی کلاس کے انچارج ٹیچر ہیں مگر کھیل ہی کھیل میں وہ بچوں کو مجاہد، غازی اور نمازی بنا دیتے ہیں۔

محمود قاسم صاحب نے آتے ہی پہلے طلبا کو متوجہ کیا، پھر یوں گویا ہوئے۔ میرے پیارے بچو! آج آپ کے ساتھیوں نے بہت حوصلہ افزا تقریریں کیں۔ میرے بیٹو! ہمارا دین اسلام ہے۔ اسلام صرف نظریہ نہیں، صرف تھیوری نہیں، یہ ایک پریکٹیکل دین ہے۔ اگر اسلام کے احکام، اخلاق، معاملات، عبادات ہمارے اندر ہیں تو ہم ''مسلم'' ہیں اور اقبال کے شاہین۔ انھوں نے ایک شعر بھی سنایا:

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

استادِ محترم نے اسلام کے عملی پہلوؤں پر جامع اور نہایت آسان لفظوں میں روشنی ڈالی۔ عبادات کے ساتھ ساتھ کسبِ حلال اور صفائی کے معاملات پر بھی بات کی مگر آج زیادہ زور عنوان کے مطابق نماز پر تھا۔ انھوں نے بچوں کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: بچو میری بات خوب غور سے سنو اور میرے سوالوں کا جواب دو۔ آپ کے اس سوال جواب سے مزید علمی وعملی پہلو سامنے آئیں گے۔ اچھا بتاؤ!

سوال: وہ کون لوگ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے؟ جواب: (جماعت اوّل کے ایک بچے نے اجازت ملنے پر کھڑے ہوکر کہا): سر! جن کو نماز پڑھنا نہیں آتی، وہی نماز نہیں پڑھتے۔ دوسرا بچہ: (جو شاید تیسری جماعت کا طالب علم تھا، اجازت ملنے پر گویا ہوا) سر! وہ لوگ نماز نہیں پڑھتے جو مسلمان نہیں ہیں۔ تیسرا بچہ: نہایت معصوم اور کم سن لگ رہا تھا۔ وہ چند دن پہلے نئے داخلے میں KG میں آیا تھا۔ اس نے ہاتھ کھڑا کیا ہوا تھا مگر اُستاد اُس سے سوال کرتے ہوئے جھجک رہا تھا کہ وہ درست جواب نہیں دے سکے گا اور اپنے کلاس فیلوز میں اُس کی سبکی ہوگی، مگر پھر کچھ سوچ کر اُستاد نے ایک تبلیغی بھائی کے اس چار سالہ بچے کو پیار سے چمکار کر اپنے ساتھیوں کے سامنے سٹیج پر لا کھڑا کیا۔ بچے نے معصومانہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں لیکن نہایت پُراعتماد انداز میں جواب دیا: ’’سر جی! وہ لوگ جو مر چکے ہیں وہ نماز نہیں پڑھتے۔‘‘ اسی بچے کو اوّل انعام کا مستحق قرار دے دیا گیا۔ محفل اللہ اکبر اور سبحان اللہ کے نعروں سے گونج اٹھی تھی۔ پہلے دونوں بچوں کو دوسرا اور تیسرا انعام مل گیا تھا۔ محمود قاسم صاحب بولے بیٹا! یہ تینوں باتیں سچ ہیں۔ جو مر چکے نماز نہیں پڑھتے، پڑھ سکتے ہی نہیں۔ جو مسلمان نہیں وہ بھی نماز نہیں پڑھتے اور مسلمان کہلا کر جو نماز نہیں پڑھتے، اُن کو نماز آتی ہی نہیں۔ جب نماز آتی ہی نہیں تو پڑھنے کی توفیق کب ملے گی؟

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
30 اپریل 2015ء
جمعرات بعد نماز مغرب
دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی آخری جمعرات کو بعد نمازِ مغرب مجلسِ ذکر واصلاحی بیان ہوتا ہے
الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

© rasailojaraid.com